امام خمینیؒ کی نظر میں تصور ولایت فقیہ

ڈاکٹر شہوار حسین نقوی
امام جمعہ مراد آباد

چودہویں صدی ہجری میں ولایت فقیہ کے موضوع کو اعلیٰ پیمانے پر رائج کرنے والی ذات حضرت امام خمینیؒ کی ہے۔ جنھوں نے ۱۹۷۹ء میں ڈھائی ہزار سالہ پرانی شہنشاہیت کی بیخ کنی کرکے اورحکومت اسلامی تشکیل دے کر دنیا کو یہ یقین دلایا کہ فقیہ کا کام صرف درس وتدریس یا مسجد ومحراب کی خدمت انجام دینا نہیں بلکہ اس کے ماوراء سماج میں احکام الٰہی کا اجراء اور اسلامی معاشرہ کی تشکیل بھی کرنا ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ احکام الٰہی کا اجراء اس وقت تک ناممکن ہے جب تک فقیہ زعیم کی حکومت نہ ہو۔اورحکومت کرنے کے لئے قانون الٰہی سے آشنائی کے ساتھ عدالت لازمی جزو ہے جس شخص میں یہ دوصفتیں پائی جائیں گی اسی کی حکومت کو اسلامی حکومت کہا جاسکتا ہے۔

امام خمینیؒ اس سلسلے میں فرماتے ہیں۔

اگر کوئی شخص دوخصلتیں ’’قانون الٰہی سے آگاہی اور عدالت‘‘ رکھتے ہوئے حکومت تشکیل دے تو اس کی ولایت وہی ولایت ہے جو معاشرہ کو ادارہ کرنے میں حضرت محمد مصطفیٰؐ کی ولایت تھی۔ لوگوں پر لازم ہے کہ وہ اس کی اطاعت وپیروی کریں یہ ایک وہم وگمان ہے کہ حکومت اسلامی کے اختیارات حضرت امیر علیہ السلام کے بالمقابل حضرت رسول اکرمؐ کو زیادہ تھے اگر چہ حضرت محمد مصطفیٰؐ تمام عالم پر فضیلت رکھتے ہیں اور ان کے بعد حضرت علی علیہ السلام تمام دنیا سے افضل ہیں لیکن معنوی فضائل کا زیادہ ہونا حکومت کے اختیارات میں باعث افزائش نہیں ہوسکتا۔

یعنی قوانین حکومت وولایت خداوند عالم نے حضرت محمد مصطفیٰؐ کے ذریعہ معین کردئے ہیں۔ اب باقی شرائط افراد کے لئے اجرائی منزل ہے جس میں سب مساوی ہیں۔[۱]

حضرت امام خمینیؒ قیام حکومت کے سلسلے میں معصوم کی طرح اختیارات فقیہ عادل کے قائل ہیں۔ وہ فرماتے ہیں۔

''وہی تمام اختیارات جو تشکیل حکومت میں امام معصوم کو ہوتے ہیں فقیہ عادل کو بھی ہیں مگر یہ کہ وہ دلیل شرعی رکھتا ہو۔ دلیل شرعی کیوں رکھتا ہو اس لئے کہ یہ حق اسلامی معاشرہ میں ظاہری حکومت کے مسائل سے مربوط ہے لیکن پھر بھی امامؑ معصوم سے مخصوص ہے دوسروں کو شامل نہیں لہذا فقیہ کو صاحب اختیار ہونے کے لئے ضروری ہے کہ دلیل شرعی رکھتا ہو۔'' ۲

ممکن ہے کسی کے ذہن میں سوال پیدا ہو کہ امامؑ معصوم اور فقیہ دونوں کا مرتبہ برابر ہوگیا۔ ایسا ہرگز نہیں ہے۔ یہاں مقام ومرتبہ معیار نہیں ہے بلکہ فریضہ کی ادائیگی معیار ہے جس کی وضاحت آپ نے صریح الفاظ میں اس طرح فرمائی۔

جب ہم یہ کہتے ہیں کہ جو ولایت انبیاء علیہم السلام اور ائمہ علیہم السلام رکھتے تھے ان کی غیبت کے بعد وہی ولایت فقیہ عادل بھی رکھتا ہے تو اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں ہوسکتا کہ دونوں مقام ومنزلت کے اعتبار سے برابر ہوگئے چونکہ یہاں مقام سے بحث نہیں ہے بلکہ بحث فریضہ اور ذمہ داری سے ہے۔ اجرائے احکام میں جو حضرت محمد مصطفیؐ وائمہ علیہ السلام کی ذمہ داری تھی وہی ذمہ داری فقیہ عادل کی بھی ہے۔'' ۳

ایسا نہیں ہے کہ امام خمینیؒ نے انقلاب اسلامی کامیاب ہوجانے کے بعد اس موضوع پر زور دیا ہو بلکہ آپ نے نجف اشرف میں قیام کے دوران ہی اس موضوع پر بحث ومباحثہ شروع کردیا تھا لہذا ایک خصوصی درس ''ولایت فقیہ'' کے موضوع پر دیتے تھے۔ اس درس کی تائید میں دیگر فقہاء نے اپنے دروس کے اوقات میں تبدیلی کرلی تھی تاکہ بڑی سے بڑی تعداد میں طلاب اس درس میں شرکت کرسکیں۔امام خمینیؒ کے اس اقدام سے یہ بات واضح ہے کہ آپ چاہتے تھے کہ طلباء میں یہ فکر عام ہو اور فقہاء متحد ہوکر اس کا اجراء کریں۔ کیونکہ آپ کا کہنا یہ تھا کہ ولایت فقیہ ماننے کی چیز نہیں بلکہ اجرائی شئی ہے۔ جو بلا عمل نا قابل قبول ہے۔ چنانچہ جب ایران میں حکومت اسلامی قائم ہوئی تو آپ نے ولایت فقیہ کا اجراء کیا۔ آپ نے سیرت انبیاء علیہم السلام پر عمل کرتے ہوئے سابق سوویت یونین کے صدر میخائل گورباچوف کے نام ایک خط بتاریخ یکم جنوری ۱۹۸۹ء کو لکھا۔

یہ خط ایک حکومتی وفد کے ذریعہ بھیجا گیا جس کی سرپرستی حوزہ علمیہ قم کے مشہور استاد آیت اللہ جوادی آملی نے کی۔ اس خط سے ساری دنیا میں تہلکہ مچ گیا۔ اگرچہ یہ خط مخفیانہ طور پر بھیجا گیا تھا مگر اس کے باوجود ساری دنیا میں اس کی شہرت ہوئی۔ روسی مسلمانوں میں ایک طرح کی خوشی اور جوش

وولولہ پیدا ہوا وہاں کے باشندوں میں بیداری کی لہر دوڑی اور اسلام کے سلسلے میں جستجو کا جذبہ پیدا ہوا۔ روس کے نوجوان مسلمانوں نے خفیہ طور پر اس خط کی لاکھوں کاپیاں تیار کر کے پورے ملک میں تقسیم کیں۔

اس خط کا مطلب روس کے معاملات میں مداخلت نہیں تھا بلکہ احساس ذمہ داری اور فریضہ کی ادائیگی کے پیش نظر آپ نے یہ خط تحریر کیا تھا کہ اسلام کے آفاقی پیغام سے دنیا کو آشنا کیا جاسکے۔ اور یہ واضح کیا جاسکے کہ اسلام آزادی کا قائل ہے اسلام نے ہمیشہ انسانی آزادی کی آواز بلند کی۔ کسی بھی انسان کو کسی کی آزادی کے سلب کرنے کا حق نہیں ہے۔ آپ نے کمیونزم کے اصولوں پر بحث کرتے ہوئے واضح کردیا کہ آزادی انسان کا پیدائشی حق ہے لہٰذا ان اصولوں کو ترک کر کے اسلام کا راستہ اپنایا جائے جو انسان کے لئے باعث فلاح و بہبود ہے۔

زیادہ وقت نہیں گذرا کہ دنیا نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ جو ایک فقیہ نے پیشین گوئی کی تھی وہ حق ثابت ہوئی۔ کمیونزم کی شکست ہوئی۔ پورا ملک ٹکڑوں میں تقسیم ہوگیا۔ ہر طرف کمیونزم کی مخالفت شروع ہوئی۔ جگہ جگہ اظہار بیزاری کیا گیا اور اسلام سے ہمدردی کا جذبہ فروغ پانے لگا یہاں تک کہ جو حکومتیں قائم ہوئیں وہاں کے عوام میں اسلامی رنگ اور مذہبی بیداری کے نقوش ظاہر ہونے لگے۔ قرآن کی تعلیمات سے انس پیدا ہوا اور ہر طرف اسلامی ماحول عالم وجود میں آیا۔

امام خمینیؒ کا تاریخ ساز فتویٰ:

اسلام دشمن طاقتوں نے اسلام کے خلاف ایک نیا مورچہ اس طرح کھولا کہ سلمان رشدی سے ''شیطانی آیات'' نامی کتاب لکھوائی جو صرف تخیلات پر مبنی تھی اس میں تمام تر توانائی اس امر پر صرف کی کہ حضرت محمد مصطفیٰؐ اور آپ کے اصحاب اور قرابتداروں کی توہین ہو سکے۔ اور ایسے لب ولہجہ کا استعمال کیا جسے کوئی شریف انسان استعمال نہیں کرسکتا۔ جب یہ کتاب طبع ہو کر منظر عام پر آئی دشمن سمجھ رہا تھا کہ ہمیں مقصد میں کامیابی مل گئی۔ امام خمینیؒ کو جب اس کی اطلاع ملی اور آپ نے اس کتاب کو ملاحظہ کیا تو دنیا کو اس کا علم بھی نہیں تھا کہ اس مرد مجاہد کے قلم کی لکھی ہوئی چند سطریں دشمن کے منصوبہ پر بم کا کام کرینگی جیسے ہی رشدی کے خلاف آپ کا فتویٰ منظر عام پر آیا۔ استکباری طاقتوں اور استعماری سازشوں کے خواب بکھر گئے استعماری طاقتوں نے سوچا نہیں تھا کہ دنیا میں کوئی ایسا بھی

انسان پایا جاتا ہے جو ہمیں چیلنج کر سکے۔ ساری دنیا میں ''آزادی خیال'' کا نعرہ بلند کر کے فتوے کے اثرات کم کرنے کی ناکام کوشش کی گئی مگر امام خمینیؒ نے واضح کر دیا کہ نعرہ لگانے والے سمجھ لیں کہ اس نے ایک ارب مسلمانوں کے جذبات، احساسات کو مجروح کیا ہے اس کی حمایت کرنا بھی سنگین جرم ہے۔

امام خمینیؒ نے یہ جرأت مندانہ اقدام کر کے دنیا کو ولی فقیہ کی ہمت و جرأت کا احساس کرایا اور واضح کیا کہ فقیہ کی نگاہ چہار دیواری میں محصور نہیں رہتی بلکہ ساری دنیا کے حالات سے آگاہ رہنا اور اسلام دشمن طاقتوں کے حرکات و سکنات پر دقیق نظر رکھنا اس کے فرائض میں شامل ہے۔ آپ نے فرمایا ولایت فقیہ ہی استبداد کو ختم کرتی ہے اگر ولایت فقیہ نہ ہو تو استبداد ہی استبداد ہوگا۔ لہٰذا ہر دور میں ولی فقیہ کا ہونا ضروری ہے جو اسلام کو دشمنوں سے محفوظ رکھے۔

حوالے:

۱۔امام خمینیؒ، ولایت فقیہ، ص ۴۰

۲۔نقوش فقیہ در غیبت امام، ص ۲۷۱

۳۔نقوش فقیہ در غیبت امام، ص ۲۷۲